

# کتاب نما

[معاشیاتِ اسلام کے] *First Principles of Islamic Economics*

ابتدائی اصول، سید ابوالاعلیٰ مودودی، تدوین: پروفیسر خورشید احمد، ترجمہ: احمد امام شفقت ہاشمی۔

ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، سٹریٹ نمبر ۸، سیکنڈ ۳/۶-۱۱ف، اسلام آباد۔

فون: ۰۵۱-۸۳۳۸۳۹۱۔ صفحات (بڑی تقطیع): ۲۹۰۔ قیمت: ۸۰ روپے۔

سید ابوالاعلیٰ مودودی نے جس موضوع پر بھی قلم اٹھایا اس کا حقن ادا کیا۔ ان کی تحریریں

قرآن و حدیث، اسلامی افکار اور جدید و قدیم الہریج کے گھرے مطالعے کا پھوٹ ہوتی ہیں۔ آج کے

دور کا اہم ترین موضوع 'معاشیات' اور اسلامی معاشیات، قرون اولیٰ اور قرون وسطیٰ کے علماء کی

تحریریوں میں تو نظر آتا ہے، لیکن علامہ ابن خلدون کے بعد کے آدوار میں مغرب کے اسکارلوں کی

تحریریں ہی نظر آتی ہیں۔ مسلمان علمانے اس موضوع پر بہت کم لکھا۔

سید ابوالاعلیٰ مودودی نے اس موضوع پر لکھا اور لکھنے کا حقن ادا کیا۔ ان کے بعد ان کے

رفقا نے اس موضوع پر خوب لکھا۔ آج اس موضوع پر ہزاروں کتابیں، کتابچے اور مقالات لکھے

جائچکے ہیں۔ سید مودودی نے اس موضوع پر ۱۹۳۰ء کے عشرے میں لکھنا شروع کیا۔ ۱۹۴۰ء کے

عشرے تک مولانا کی تحریریوں کو پروفیسر خورشید احمد نے معاشیات اسلام کے قابل میں ڈھالا

اور اس کتاب کی تدوین کی۔ بعد ازاں اس کتاب کا انگریزی ترجمہ لاہور سے شائع ہوا۔

[معاشیاتِ اسلام کا ایک جدید اور] *First Principles of Islamic Economics*

جامع ترجمہ ہے۔ احمد امام شفقت ہاشمی نے خوب صورت اور جامع انگریزی میں یہ ترجمہ کیا ہے۔ اس

کتاب میں اسلامی معاشیات کے تقریباً تمام ہی نظری مباحث موجود ہیں۔ سید مودودی نے

دوجدید کے تناظر میں قرآن و سنت کی روشنی میں معاشی مسائل پر بحث بھی کی ہے اور جدید ذہن

میں اٹھنے والے سوالات کے جوابات بھی دیے ہیں۔ اسلامی نقطہ نظر سے فلاح کے اسلامی تصور کی

وضاحت بھی کی ہے اور دیگر معاشری نظاموں سے موازنہ بھی، خصوصاً نظام سرمایہ داری سے۔ قرآن پاک کی معاشری تعلیمات کا نچوڑ بھی پیش کیا ہے اور اسلام کے معاشری فاسنے پر بحث بھی کی ہے۔ اسلامی معاشری نظام کے مقاصد کے ساتھ معاشری زندگی کے اسلامی اصول بھی بیان کیے ہیں۔ اسلامی معاشری نظام کے اہم خود خال بیان کرتے ہوئے زمین کی ملکیت کے اسلامی تصور، سود کی حرمت اور اس کے دلائل، زکوٰۃ کا نظریہ اور عملی اطلاق کی صورتیں، سماجی انصاف (Social Justice) کی ضرورت و اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ دور جدید کے مسائل متعلقہ محنت و مزدور، انصور نس اور قیتوں کے تعین (price control) کے بارے میں اسلامی تعلیمات پیش کی ہیں۔ دور جدید میں اسلامی معاشری قوانین کی تشكیل جدید پر بحث سے اس کتاب کا اختتام ہوتا ہے۔

یقیناً یہ کتاب انگریزی داں طبقے، جامعات کے اساتذہ و طلبہ کے علاوہ محققین کی لائبریری میں ایک قابلِ قدر اضافہ ثابت ہوگی۔ سروق جاذب نظر ہے۔ (ڈاکٹر میار محمد اکرم)

**عزیز جہاں، قاضی حسین احمد**، مرتب: جمال عبداللہ عثمان۔ ناشر: ادارہ فکر عمل، مکان ۷۷، ۲، ناظم الدین روڈ، اسلام آباد۔ فون: ۰۵۱-۲۸۰۳۰۹۶۔ صفحات: ۳۸۔ قیمت: ۱۲۰۰ روپے۔

”قاضی حسین احمد تاریخ پاکستان کے بڑے آدمیوں میں سے تھے۔“ ممکن ہے اس جملے پر بعض لوگ چونکیں اور انھیں اس بیان کو تسلیم کرنے میں کچھ تامل ہوا اور وہ سوال کریں: وہ کیوں ایک بڑے آدمی تھے؟

اس کی متعدد وجوہ ہیں: وہ ایک بڑی دینی اور سیاسی پارٹی (جماعت اسلامی) کے سربراہ تھے۔ ایک ایسی جماعت کے سربراہ جس نے قیام پاکستان کے مقاصد اور نصب العین (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَانَ) نفاذ، بصورتِ اسلامی شریعت کو ترویازہ رکھا، اور ایک ایسی جماعت کے سربراہ، کہ جس نے دوسری پارٹیوں کی طرح وسائلی پاکستان کو لوٹ کر، اپنی جیبوں میں منتقل نہیں کیا، اور ایک ایسی جماعت کے سربراہ جس نے پاکستان کی بغا اور تحفظ کے لیے عملاً سب سے زیادہ قربانیاں دیں اور اس پر اپنے نوجوانوں کی جانیں تک نچھا رکر دیں۔ پھر قاضی حسین احمد کو ایک سیاسی پارٹی کی

سربراہی و راشت میں نہیں مل تھی، بلکہ وہ اپنی صلاحیتوں کی بنابر اپنی جماعت کے سربراہ مقرر کیے گئے تھے۔ ان کا شمار اس لیے بھی بڑے آدمیوں میں ہونا چاہیے کہ انہوں نے سیاست دنوں کی طرح، پارلیمنٹ کا ممبر ہونے کے باوجود مادی وسائل اور پلاٹ جمع نہیں کیے تھے اور وہ کسی بنک کے نادہنڈہ بھی نہیں تھے۔ جب پاکستان کے دفاع کی بات کی جائے گی تو پاکستان کے ساحلوں تک پہنچنے کے عوام رکھنے والے سرخ ریپکھ کو افغانستان کی سرحد پر رونے اور پھر وہیں سے اس کا منہ پھیرنے کی منصوبہ بندی میں بھی قاضی صاحب نے بہت بنیادی کردار ادا کیا تھا۔

زیرنظر کتاب عزیز جہاں، قاضی حسین احمد علیہ السلام اسی بڑے آدمی کو خراج تحسین کی ایک صورت ہے۔ یہ ان چھوٹے بڑے مضا میں کا مجموعہ ہے جو قاضی صاحب کی وفات کے بعد لکھے گئے، اخبارات اور رسائل میں چھپے اور بعض تقاریب میں بھی پڑھے گئے اور بعض مکالے میں ویژن پر بھی ہوئے۔ لکھنے والوں میں مرحوم کے اہل خانہ، عالمی رہنماء اور قائدین، جماعتی رفقاء، ملکی، سیاسی و دینی قائدین اور اہل علم و فلم شامل ہیں۔ حکومتوں کے عہدے دار، سیاسی پارٹیوں کے سربراہ، اسلامی تحریکیوں کے قائد، صحافی، ادیب، حتیٰ کہ قاضی صاحب اور جماعت اسلامی کے نظریاتی مخالفین نے بھی قاضی صاحب کی نیک نفسی، اعتدال، درویشی اور بے لوٹی کی تعریف و تحسین کی ہے۔ بلاشبہ قاضی حسین احمد کی زندگی تھی اور ان کا رخصت ہو جانا غلیکین کر دینے والا تھا۔ انہوں نے اپنے کردار اور اخلاق سے لاکھوں لوگوں کو متاثر کیا اور کروڑوں لوگوں میں اپنے لیے جگہ بنائی۔ زیرنظر کتاب بتاتی ہے کہ لوگوں میں جگہ کیسے بنائی جاتی ہے!

بظاہر یہ کتاب متفرق مضامین کا مجموعہ ہے، مگر یہ ایک بڑے شخص کی داستان حیات ہے۔ قاضی حسین احمد نے صرف جماعت اسلامی ہی کی قیادت نہیں کی، بلکہ آگے بڑھ کر مسلم دنیا اور عالمی اسلامی تحریکیوں کو درپیش بڑے بڑے مسائل کے حل کے لیے بھی کوشش رہے۔ انہوں نے دنیا کے مختلف خطوط (افغانستان، کشمیر، بوسنیا، فلسطین، چینیا وغیرہ) کے مظلوم اور مقہور مسلمانوں کے دکھ درد کو محسوس کیا اور حتیٰ المقدور طرح طرح سے ان کی مدد کرتے رہے۔ قاضی صاحب کے بارے میں کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ انقلابی نظریات رکھتے تھے اور جماعت کے اجتماعی مزاج میں کچھ تبدیلیوں کے محکم بھی تھے۔ یا ایک بحث کا موضوع ہے مگر اس میں شبہ نہیں کہ قاضی صاحب کے دورِ امارت

میں اول تا آخر جماعت کا مقصد اور نصب اعین اور لائجئ عمل کبھی ان کی نظر وں سے اچھل نہیں ہوا۔ 'عزیزِ جہاں' کی ترکیب الطاف گوہر نے سید مودودی کے لیے استعمال کی تھی، مگر قاضی حسین احمد کے لیے بھی یہ بالکل درست اور صحیح ترکیب ہے، کیوں کہ وہ سید مودودی کے جانشین تھے۔ جمال عبد اللہ عثمان نے کتاب کو مرتب کیا اور شاہد اعلان (انڈسٹری، اسلام آباد) نے قبل رشک ذوقِ جمال سے اسے ڈیزائن کر کے شائع کیا ہے۔ کتاب کا معیارِ کتابت و طباعت لائن تھسین ہے۔ اس میں شامل بہت سی رنگیں تصاویر میں بہت سی کہانیاں پیچپی ہوئی ہیں۔ (رفیع الدین باشمی)

**تعجیرات**، پروفیسر ڈاکٹر محمد نکیل اوج۔ ناشر: فیکٹری آف اسلام اسٹڈیز، جامعہ کراچی۔

فون: ۹۹۲۶۱۶۵۵-۰۲۱۔ صفحات: ۳۵۲۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

قرآن مجید کی ہدایت کسی ایک عبده تک محدود نہیں بلکہ یہ ہر دور کے انسانوں کے لیے سرچشمہ ہدایت ہے۔ قرآن مجید کی منصوص تعلیمات بغیر کسی تبدیلی کے ہر دور میں موجود رہی ہیں۔ نص میں تغیر و تبدل نہیں ہوا۔ ہر دور کی متغیر تہذیب سے پیدا ہونے والے مسائل کے حل کے لیے قرآنی نصوص کی تعبیر و تفسیر کا کام جاری رہا۔ اس تفسیری و تشریحی کام نے ہر دور میں بدلتے ہوئے حالات کے باوصف قرآنی ہدایات سے روشنی حاصل کی اور قرآن پر عمل کے لیے راہیں نکالیں۔ بھی کاوش، تنقیح و تحقیق اور اجتہادی بصیرت کے ساتھ فقهاء اسلام کا طرہ امتیاز بنی۔

زیرِ تبصرہ کتاب کے بعض مضامین میں مصنف نے مختلف مباحث پر قرآنی نقطہ نظر سے بات کی ہے اور بعض عنوانات کے تحت انہوں نے اپنے انکار و نظریات بھی پیش کیے ہیں۔ جن عنوانات پر انہوں نے اپنی رائے پیش کی ان میں سے چند ایک یہ ہیں: ہدایت و ضلالت میں انتخاب کی آزادی، تعبیر نصوص میں قدیم اور جدید منہج، قوم، امت اور ملت کے قرآنی اطلاقات اور ہماری شاخت، کیا غیر مذاہب کے تمام پیر و کار باطل پرست ہیں؟ عذابِ الہی اور فطری حادث کے مابین فرق، نفاذ شریعت کے قرآنی اصول، قتلِ عمد میں تھاوس و دیت، حقیقت ربا اور اس کی اطلاقی نوعیت، امام عظیم کی قرآن فتحی کے چند نظائر، موت و حیات کا قرآنی و مغربی تصور، مسئلہ نجاح اور شاہ ولی اللہ دہلوی۔ تمام مضامین میں قرآنی فکر ہی کو بنیاد بنا یا گیا ہے اور تنقیح و تہییم سے کام لیا گیا ہے۔

بعض مباحثت میں علماء کے نقطہ نظر کا اختلاف موجود ہے۔ مصنف نے ایسے مباحثت کو واضح کر کے اپنا نقطہ نظر پیش کیا ہے، مثلاً ایمان اور عمل کے تلازم کی بحث (ص ۲۷)۔ بعض علماء ایمان اور عقیدے کو ترجیح دیتے ہیں اور بعض کے نزدیک عمل کے بغیر عقیدہ متفق نہیں ہوتا۔ مصنف نے دونوں کو ایک دوسرے کے لیے لازمی قرار دیا ہے۔ مشینی ذیجے پر بھی علماء اپنی آراء پیش کی ہیں۔ یورپ اور امریکا میں الیکٹرک شاک سے جانور کو بے ہوش کر کے ذبح کیا جا رہا ہے۔ مصنف کے نیا میں اس طرح جانور کا خون پوری طرح خارج نہیں ہوتا۔ قرآن کا نقطہ نظر یہ ہے کہ ذبح میں جانور کے خون کا مکمل اخراج اور تکبیر ضروری ہے۔

مصنف نے ”نصوص“ کی تعبیر کے حوالے سے بھی اپنا نقطہ نظر پیش کیا ہے۔ مسلمانوں میں جب سے مسلکی تعبیر کی ترویج ہوئی تب سے اختلاف رائے نے تشدید کی صورت اختیار کر لی۔ بعد ازاں یہی تشدد منافرتوں میں بدال گیا۔ مسلکی تعبیر میں غالباً سے اختلافات کا بازار گرم ہوا تو یہ ملت اسلامیہ کے انتشار اور اس کے زوال کا باعث بنا۔ مصنف نے قدیم و جدید منابع تعبیر سے کام لیتے ہوئے اعتدال کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ تعبیر نصوص کے لیے روایت و درایت کا لحاظ بھی رکھا گیا ہے۔ مصنف کی آراء سے اختلاف کیا جاسکتا ہے، یہ اختلاف، رائے کا اختلاف ہوگا، اسے کسی مسلکی تنگ نظری یا متجدد دین کی آزاد حیاتی پر محظوظ نہیں کیا جاسکتا۔ یہ کاوش بہرحال آج کے حالات میں ایک نئی آواز ہے جس میں قرآنی بصیرت اور خدمت کا جذبہ شامل ہے۔

مصنف کو احساس ہے کہ وہ مشکل پسندی کا شکار ہیں، تاہم وہ مطمئن ہیں کہ صحافتی زبان اور علمی زبان و مختلف اسلوب بیان کی حامل ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ وہ خداداد بصیرت سے کام لے کر قرآنی معارف و بصائر سے اردوخواں طبقے کو مستفید کرتے رہیں گے۔ (ظفر حجازی)

**قتل بـ جذبـة رحم** (نوعیت مسئلہ اور اسلامی نقطہ نظر)، ڈاکٹر مفتی محمد شیم اختر قاسمی۔ ناشر: اسلامک ریسرچ آکیڈمی، کراچی۔ ملنے کا پتا: اکیڈمی بک سٹریٹ، ڈی-۳۵، بلاک ۵، فیورل بی ایریا، کراچی۔ ۵۹۵۰۔ فون: ۰۲۱-۳۶۸۰۹۲۰-۰۲۱۰۱۰۰۔ صفحات: ۱۲۰۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

زیرنظر کتاب ایک انتہائی حساس موضوع پر لکھی گئی ہے۔ اگر کوئی شخص پیدائشی طور پر کسی مہلک لاعلاج بیماری میں بستلا ہو یا پھر عمر کے کسی حصے میں وہ مسلسل مہلک بیماری کا شکار ہو جائے اور

اس کے شفایا ب ہونے کی کوئی ممکنہ صورت نہ نظر آئے، یہاں تک کہ اس کی مثل مثال مردہ کے ہو جاتی ہے کہ اپنا کوئی کام وہ خود نہیں کر سکتا۔ اس کی ساری ضرورتوں کی تکمیل اس کے قریب تین رشتہ دار انجام دیتے ہیں۔ مرض یا تو مکمل ہے حس اور بے حرکت ہو، جیسے کوئے یا برین ہیمنج اور فائج کی مخصوص حالتیں ہو سکتی ہیں، یا پھر شدت تکلیف سے مسلسل کراہ رہا ہو اور ایڈیاں رگڑ رہا ہو۔ ایسے میں کسی مناسب تدبیر کے ذریعے یا پھر اس کے علاج معا الجے کو روک کر اسے موت کی آغوش میں پہنچانا قتل ہے جذبہ رحم کہلاتا ہے جسے علم طب کی اصطلاح میں Euthanasia کہا جاتا ہے یا پھر انگریزی میں Mercy Killing سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ قتل ہے جذبہ رحم کی عموماً تین قسمیں بیان کی گئی ہیں: ۱۔ رضا کارانہ ۲۔ غیر رضا کارانہ ۳۔ نادانستہ۔ اسی طرح قتل ہے جذبہ رحم کے لیے مختلف طریقے بھی اختیار کیے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر مفتی محمد شیم اختر قاسمی نے مذکورہ موضوع کا واقعی حق ادا کر دیا ہے۔ زیر نظر کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ قتل ہے جذبہ رحم کے ساتھ ساتھ باب سوم میں خودکشی کا تصور اور اسلام میں اس کا حکم، اور باب چہارم میں مرض، معافی اور اقرابا کے حقوق و ذمہ دار یاں بھی بیان کی گئی ہیں۔ آخر میں اسلام کا شرعی نقطہ نظر پیش کیا ہے کہ مرض کی موت کے لیے ایسا اقدام حرام ہے، نیز اس ضمن میں علام کی آراء اور فقہی اداروں کا موقف اور ضمنی مباحثت بھی پیش کیے گئے ہیں۔ غرض یہ کتاب اپنے موضوع کا بنیوی احاطہ کرتی ہے۔ (حافظ ساجد انور)

**تذکارہ بگو یہ** (جلد سوم)، صاحب زادہ ڈاکٹر انوار احمد بگوی۔ ناشر: مجلس مرکزیہ حزب الانصار، جامع مسجد بگویہ بھیرہ، ضلع سرگودھا۔ فون: ۰۳۸-۲۲۹۰۸۳۔ صفحات: ۸۸۰۔ قیمت: درج نہیں۔

تذکارہ بگو یہ کی جلد اول و دوم پر ترجمان (نومبر ۲۰۱۱ء) میں تبصرہ شائع ہو چکا ہے۔ اب جلد سوم (خطوط، حالات اور خدمات ۱۸۸۳ء-۲۰۱۰ء) منتظر عام پر آئی ہے۔ بھیرہ کے خانوادہ بگوی کے علما اور اکابر کی علمی، دینی، سیاسی اور تحقیقی خدمات کا دائرہ وسیع ہے۔ ۱۰۰ اسال پہلے بربپا ہونے والی تحریکوں (خلافت اور ترک موالات) میں ضلع سرگودھا کے علام کے کردار اور جدو جہد کو مصنف نے تفصیل سے پیش کیا ہے۔ خواجہ ضیاء الدین سیالوی نے گھر میں

مستورات کا تیار کردہ دلیک کھدڑ کا لباس پہنا اور اسے رواج دیا۔ مریدوں کو تلقین کی کہ سرکاری ملازمت ترک کر دیں۔ مولانا ظہور احمد بگوی نے ڈیڑھ سال تک سی کلاس میں قید بامشقت کائی۔

ماہ نامہ شمس الاسلام، بھیرہ کے حوالے سے بھی کتاب میں مختلف النوع لواز مہ یک جا کیا گیا ہے۔ زیرنظر جلد میں سیکڑوں خطوط بھی شامل ہیں، جن پر حواشی و تعلیقات کے ساتھ مکتوب نگاروں کے مختصر حالات اور تحریک خلافت اور تحریک ترک موالات کے جال نثاروں کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ خطوط میں ایک پورے عہد کی تاریخ موجود ہے۔ ان سے علم کی ذہنی قابلیت، بعض کا ادب اور شاعری سے لگاؤ، امور شریعت میں ان کا تنقہ، ان کی دینی غیرت اور آزادی کی تحریکوں میں ان کی دل چپی ظاہر ہوتی ہے، اور یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ عقیدے کے طبق سے مختلف مکاتب فکر کے علماء پیش تر معاملات میں یک سوچتے اور ان میں رواداری اور برداشت زیادہ تھی۔ تاریخ، سیاسیات، اور اسلامیات کے طالب علموں کے لیے اس کتاب میں بہت قیمتی لوازمہ موجود ہے۔ خطوط کی تعداد ۲۸۰ اور سکین شدہ (scanned) خطوں اور دستاویزات کی تعداد ۳۰۰ کے لگ بھگ ہے۔ مؤلف نے کمال محنت اور تحقیق سے لواز مہ جمع کر کے مرتب کیا ہے۔ قلمی رجسٹروں اور دستاویزات سے بھی مدد لی گئی ہے۔ سکین شدہ دستاویزات کی موضوع و افہرست اور آخر میں ان کے عکس شامل کر دیے ہیں۔ اس سے قارئین اور تحقیق کاروں کے لیے استفادہ آسان ہو گیا ہے۔ (رفع الدین باشمی)

ارمغان رفع الدین ہاشمی، مرتب: ڈاکٹر خالد ندیم۔ ناشر: الفتح پبلیکیشنز، ۳۹۲-۱۔  
گل نمبر ۵-۱، لین نمبر ۵، گل ریز ہاؤسنگ اسکیم ۲، راولپنڈی۔ فون: ۰۳۰۰-۵۱۹۲۵۴۳۔  
صفحات: ۵۲۶۔ قیمت: ۸۰۰ روپے۔

ادبی دنیا میں گراں قدر خدمات انجام دینے والے اساتذہ کی خدمات اور عظمت کے اعتراف میں ارمغان پیش کرنے کی روایت دیگر زبانوں کی طرح اردو میں بھی موجود ہے۔ ڈاکٹر سید عبداللہ نے ۱۹۵۵ء میں اپنے استاد ڈاکٹر مولوی محمد شفیع کی خدمت میں مجموعہ مقالات پیش کیا۔ اُس وقت سے اب تک اردو میں تقریباً دو درجن ارمغان پیش کیے جا چکے ہیں مگر ان میں سے زیادہ تر بھارت میں پیش کیے گئے ہیں۔ ارمغان عموماً کسی ادارے یا مجلس کی طرف سے تیار

کیا جاتا ہے۔ زیرنظر ارمغان ڈاکٹر ہاشمی کو ۲۰ نام و راساتذہ اور علاما (اسکالر) پر مشتمل ایک مجلہ سپاس نے پیش کیا ہے جس کے سربراہ سرگودھا یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر محمد اکرم چودھری ہیں۔ ڈاکٹر رفیق الدین ہاشمی کی بنیادی شناخت ایک معلم اور محقق کی ہے۔

زیرنظر ارمغان پچھے حصوں پر مشتمل ہے: پہلا حصہ اقبال و اقبالیات پر ممتاز دانشوروں کے مقالات پر مشتمل ہے۔ دوسرا، تیسرا اور چوتھے حصے میں ملکی و غیر ملکی ممتاز محققین کے تحقیقی مضمایں کو شامل کیا گیا ہے۔ پانچیں اور چھٹے حصے میں ہاشمی صاحب کے سوانحی حالات اور ادبی سرگرمیوں اور تحقیقی کارناموں کا مختصر آذکر کیا گیا ہے۔ نیزان کی علمی دل چسپیوں کی مناسبت سے (اقبالیات، مودودیات، اسلام، اردو تحقیق و تقدیم، تاریخ پر ۲۵ مقالات شامل اشاعت ہیں۔ ارمغان کی روایت یہی ہے۔ یہ مقالات چار زبانوں (اردو، انگریزی، ترکی، فارسی) میں ہیں۔ لکھنے والوں میں پاکستان، بھارت، ایران اور ترکی اور جاپان کے نام و راساتذہ شامل ہیں۔ یاد رہے کہ ان کی زیر نگرانی پی اتنج ڈی اور ایم فل کے ۳۰ سے زائد اور ایم اے کے ۴۳ سے زائد تحقیقی مقالات لکھے گئے ہیں۔

یہ کتاب کئی حوالوں سے اردو میں ارمغان علیٰ کی روایت میں قابلِ قدر اضافہ ہے۔ ہاشمی صاحب مزاجاً کم آمیز، شہرت سے گریز پا، گوشہ نشین اور کام میں مگن آدمی ہیں۔ ان کے بہت سے اور باصلاحیت شاگردان موجود ہیں (ڈاکٹر عطش درانی، ڈاکٹر محمد ایوب صابر، ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر، ڈاکٹر راشد حمید، ڈاکٹر زاہد منیر عامر، ڈاکٹر اختر النساء، ڈاکٹر اشفاق احمد و رک، ڈاکٹر ارشد محمود خان اور ڈاکٹر ہارون الرشید تعمیم وغیرہ) لیکن یہ سعادت ڈاکٹر خالد ندیم کے حصے میں آئی اور انہوں نے محبت، محنت اور جال کاہی سے یہ فریضہ بخوبی نجھایا ہے۔ (عبد اللہ شاہد باشمی)

## تعارف کتب

\$ استقبال رمضان، ترتیب و تالیف: پروفیسر ڈاکٹر محمد مجیب اللہ شیخ منصوري۔ ناشر: مکتبہ المختار، رحمن ناؤن، چھلی، حیدرآباد۔ فون: ۰۳۳۳-۲۷۵۸۹۹۷۔ صفحات: ۱۸۵۔ ہدیہ: ۱۲۰ روپے۔ [نبی اکرم رمضان کی آمد کے موقع پر اس ماومبارک کی عظمت، اہمیت، فصالیں اور برکات سے آگاہ کرنے کے لیے مختصر اور طویل خطبے ارشاد فرماتے تھے۔ ان میں جامع خطبہ حضرت سلمان فارسیؓ نے روایت کیا ہے۔ استقبال رمضان

اس جامع خطبے کا مفصل بیان ہے۔ رمضان کی فضیلت، مقصد، حکمت، تزکیہ و تربیت، حصولِ تقویٰ، قیامِ میل، نمازِ تراویح اور دیگر پہلوؤں کو قرآن و حدیث کی روشنی میں جامعیت اور اختصار سے بیان کیا ہے۔ رمضان میں نبی اکرمؐ کے معمولات کا تذکرہ بھی ہے اور روزوں کے مسائل بھی بیان کیے گئے ہیں۔]

\$ ماہنامہ سوچنے کی باتیں، مدیر: انوار احمد۔ ملنے کا پتا: ۸ شیخ شریٹ نمبر ۲۸، اسلام پورہ، لاہور۔ فون: ۰۳۲-۷۵۲۷۷۱۵۸۔ ای میل: huroofgf@gmail.com، قیمت: بلا معاوضہ۔ [یہ مجلہ حلقہ مطالعہ اسلام کے تحت شائع ہوتا ہے۔ مولانا مودودی اور دیگر اکابر تحریک اسلامی کی رہنمای تحریریوں کے علاوہ دین کی بنیادی تعلیمات، تزکیہ و تربیت، مغرب اور اسلام کے درمیان کشکش جیسے موضوعات پر تحریریں شائع کی جاتی ہیں۔ اشاعت دین اور شہادت حق کا فریضہ ادا کرنے کے لیے بلا معاوضہ ارسال کیا جاتا ہے۔]